بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

أَلْحَمْدُ لله رَبِّ العَالَمِين وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِياءِ وَالمُرْسَلِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِہ وَصَحْبِہ اَجمَعِين ، وَبَعْدُ:

085: سورۃالبروج کی مختصر تفسیر

جزعمّ کی تفسیر کادرس جاری ہے آج کی نشست میں سورۃالبروج کی مختصر تفسیر بیان کرتے ہیں۔ سورہ البروج مکی سورۃ ہے 22 آیتیں ہیں اس عظیم سورۃ کی، اس سورۃ کاآغاز اللہ تعالیٰ نے قسم سے بیان فرمایاہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ۙ﴿۱﴾ وَالۡيَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ۙ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشۡهُوۡدٍ ؕ﴿۳﴾ قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ
الۡوَقُوۡدِ ۙ﴿۵﴾ اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ ۙ﴿۶﴾ وَّهُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌ ؕ﴿۷﴾ وَمَا نَقَمُوۡا مِنۡهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا
بِاللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۙ﴿۸﴾ الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ؕ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ فَتَنُوا
الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ يَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِيۡقِ ؕ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡكَبِيۡرُ ؕ﴿۱۱﴾ اِنَّ بَطۡشَ رَبِّكَ لَشَدِيۡدٌ ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبۡدِئُ
وَيُعِيۡدُ ۚ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الۡوَدُوۡدُ ۙ﴿۱۴﴾ ذُو الۡعَرۡشِ الۡمَجِيۡدُ ۙ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيۡدُ ؕ﴿۱۶﴾ هَلۡ اَتٰٮكَ حَدِيۡثُ الۡجُـنُوۡدِ ۙ﴿۱۷﴾
فِرۡعَوۡنَ وَثَمُوۡدَ ؕ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِىۡ تَكۡذِيۡبٍ ۙ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ مُّحِيۡطٌ ۚ﴿۲۰﴾ بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ ۙ﴿۲۱﴾ فِىۡ لَوۡحٍ
مَّحۡفُوۡظٍ﴾(البروج:1-22)

ان عظیم آیات کریمہ کا ترجمہ:

﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ﴾(برجوں والے آسمان کی قسم)

﴿وَالۡيَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ﴾(اور وعدے کیے ہوئے دن کی قسم)

﴿وَشَاهِدٍ وَّمَشۡهُوۡدٍ﴾(اور حاضر ہونے والے دن کی اور جہاں حاضر ہوتے ہیں کی قسم)

﴿قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ﴾(ہلاک کردیئے گئے خندقوں والے)

﴿النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ﴾(ایندھن والی آگ والے)

﴿اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ﴾(جب وہ اس پر بیٹھے تھے)

﴿وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ﴾(اور وہ جو مومنوں کے ساتھ کرتے اپنی آنکھوں سے دیکھتے)

﴿وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ﴾(اور انہوں نے مومنوں سے بدلہ نہیں لیا مگر اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے جو غالب ہے خوب تعریفوں والا ہے)

﴿الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ﴾(جس کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر باخبر ہے)

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ﴾(بے شک جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیفیں دیں پھر انہوں نے توبہ نہ کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلنے کا عذاب ہے)

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ﴾(بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کیے ان کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے جاری ہیں نہریں یہ بڑی کامیابی ہے)

﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾(بے شک تمہارے ربّ کی پکڑ بڑی سخت ہے)

﴿اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ﴾(بے شک وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی لوٹاتا ہے)

﴿وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ﴾(اور وہی بخشنے والا، محبت کرنے والا ہے)

﴿ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ﴾(عرش کا مالک بڑی بزرگی والا ہے)

﴿فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ﴾(جو وہ چاہے کر ڈالنے والا ہے)

﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ﴾(کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات یا خبر پہنچی؟)

﴿فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ﴾(فرعون اور ثمود کی)

﴿بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ﴾(بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں)

﴿وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ مُّحِيْطٌ﴾(اور اللہ تعالیٰ انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے)

﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ﴾(بلکہ یہ قرآن بڑی بزرگی والا ہے)

﴿فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ﴾(لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے)۔

سورۃالبروج کا بنیادی پیغام جیسا کہ ہم سب نے سنا آخرت پر ایمان ہے یہ سورۃ مکی سورۃ ہے اور میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ مکی سورتوں میں جو بنیادی پیغام ہوتا ہے اس کا تعلق ایمانیات سے ہوتا ہے ''آیات الایمان'' اور جو مدنی سورتیں ہیں عمومی طور پر ان کا جو بنیادی پیغام ہوتا ہے وہ احکام ہوتے ہیں تو اس سورۃ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آخرت پر ایمان کو بنیادی طور پر بیان فرمایا ہے لیکن ایک خاص انداز سے جو پچھلی سورتوں سے بالکل مختلف انداز ہے۔ سورۃ کی ابتداء قسم سے ہوئی ﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴾ (البروج:1) اور یہ بنیادی بات بھی جان لیں قسم کے تعلق سے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے مالک ہے ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کی مرضی ہے اپنی مخلوقات میں سے جس چیز کی قسم بھی کھالے لیکن مخلوق کے لیے اللہ تعالیٰ کی سوا کسی بھی ذات کی قسم کھانا شرک ہے جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں'' مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ ''(جس نے قسم کھانی ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قسم کھائے یا خاموشی اختیار کرے)۔اور دوسری حدیث میں اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں'' مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ ''(جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی ہے تو یقیناً اُس نے کفر کیا یا شرک کیا)۔

سورۃ کا آغاز آسمان کی قسم سے ہے برجوں والے آسمان کی قسم !اور آپ دیکھیں گے کہ اس سورۃ کی ابتداء میں اور سورۃ کے درمیان میں اور سورۃ کے آخر میں کس طریقے سے اللہ تعالیٰ نے ان الفاظوں آپس میں جوڑا ہے کیونکہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام ہے عربی زبان میں نازل ہوا ہے اور زبانوں کے اعتبار سے عربی زبان سب سے عظیم زبان ہے جو پیغام آپ عربی زبان میں دے سکتے ہیں وہ کسی اور زبان میں نہیں دے سکتے آپ سبحان اللہ مختصر یعنی کم سے کم جملوں میں بڑے سے بڑا پیغام آپ دے سکتے ہیں۔ تو سورۃ کی ابتدا قسم سے ہوئی ہے۔اچھا﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ﴾اب آسمان ہے اور برجوں والا آسمان اور برج پہلے بھی میں بتا چکا ہوں کہ اسٹارز کے ایک گروپ کو کہتے ہیں جب اسٹارز مل کر ایک گروپ بنا لیتے ہیں تو وہ برج بن جاتا ہے اور الگ الگ جو اسٹارز ہوتے ہیں ان سے زیادہ نمایاں ہوتے ہیں یہ برج جو ہوتے ہیں یہ زیادہ نمایاں ہوتے ہیں اور زیادہ خوبصورت ہوتے ہیں۔

دوسری قسم﴿وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ﴾(البروج:2) (وعدے کیے ہوئے دن کی)۔کون سا دن ہے؟آخرت کا دن ہے اور یہی بنیادی پیغام ہے دیکھیں کس طریقے سے بیان ہو رہا ہے۔

﴿وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ﴾ (البروج:3)اور قسم ہے ﴿شَاهِدٍ﴾ اسم فاعل ہے ﴿مَشْهُوْدٍ﴾ اسم مفعول ہے یعنی گواہی دینے والا اور جس پر گواہی دی جارہی ہے۔اس سے کیا مراد ہے؟ ہر گواہ اور ﴿مَشْهُوْدٍ﴾ سے مراد جس کی گواہی دی جارہی ہے۔اور یہاں پر ہر گواہ سے کیا مراد ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہ ہیں یہ اُمت گواہ ہے انسان کے اعضاء گواہی دیں گے تو سب اس قسم میں شامل ہیں۔﴿مَشْهُوْدٍ﴾ کے تعلق سے قیامت کے دن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ﴾ (هود:103) ﴿يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ﴾ کون سا ہے؟ قیامت کا دن ہے سورۃ ھود میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

یہ تو قسم ہے اچھا جواب القسم کیا ہے؟ ﴿قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ﴾ (البروج:4) (ہلاک ہوئے خندقوں والے)۔

خندقوں والے کون ہیں؟ کافر بدترین لوگ تھے ان کا ایک بادشاہ تھا وہ قصہ صحیح مسلم میں معروف قصہ ہے اور اُس ظالم بادشاہ نے جب ساری کی ساری قوم نے ایمان اسلام قبول کر لیا تو اس نے ان کو دھمکی دی کہ اپنے اسلام سے خارج ہو جاؤ ان لوگوں نے انکار کیا۔جب ایمان کی چاشنی اس کی لذت دل میں بیٹھ جاتی ہے پھر اسے موت بھی نہیں نکال سکتی سبحان اللہ۔تو انہوں نے انکار کیا تو اس نے کہا ٹھیک ہے میں تمہارا بندوبست کرتا ہوں۔اس نے خندقیں کھودنے کا حکم دیا اپنے لشکر کو اور خندق کہتے ہیں لمبے گڑھے کو ایک گڑھا آپ زمین میں کھودتے ہیں جو سرکل کی شکل میں ہوتا ہے وہ عام گڑھا ہوتا ہے خندق کہتے ہیں جب آپ ایک لمبا گڑھا جو ہے کھودتے ہیں اسے تو اُخدود کھودے گئے یہ خندقیں کھودیں گئیں اور ان میں آگ سلگادی گئی اور پھر ان لوگوں سے دوبارہ مطالبہ کیا کہ تم اپنے ایمان سے خارج ہو جاؤ ورنہ تمہیں ہم زندہ جلادیں گے۔بادشاہ کے پاس پاور ہے ملک کا بادشاہ ہے اس کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے ظالم ہے جابر ہے کافر ہے دل میں ذرہ برابر بھی رحم نہیں ہے اس سے کیا توقع کی جاسکتی ہے! چنانچہ اس نے حکم دیا اور ان لوگوں کو مومنوں کو زندہ جلادیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے ﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ﴾ ان مومنوں کو تم قتل کر رہے ہو یہ میرے نزدیک جیسے کہ تم لوگوں کے لیے چمکتے ہوئے تارے ہیں ناں آسمان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ مومن کیسے ہیں یہ ان کا درجہ ہے، اللہ اکبر۔اور ﴿وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ﴾ وعدہ کیا ہوا دن آنے والا ہے کہاں جاؤ گے تم آج جو تم کرنا چاہتے ہو وہ کر لو۔میں بتاؤں گا آگے کہ کیوں اللہ تعالیٰ اجازت دیتا ہے کافر کو مظلوم پر ظلم کرنے کی اور قتل کرنے کی بھی اور بے دردی سے اتنا زندہ جلانا اللہ کی اجازت کے بغیر ممکن ہے کیا؟ نہیں ممکن وہ تو کن فیکون ہے لیکن حکمت ہے اس کے پیچھے بڑے راز ہیں اس کے پیچھے، سبحان

اللہ۔﴿وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ﴾ قسم ہے وعدے کیے ہوئے دن کی کہاں جاؤ گے تم؟! آج ظلم کر سکتے ہو تم کر رہے ہو کل حساب تو دینا ہے ناں﴿وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ﴾ وعدہ کیا ہوا دن ہے۔﴿وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ﴾ وہ بھی مشاہدہ کر رہے ہیں خود یہ جو ظلم و ستم کر رہے ہیں وہ بھی دیکھ رہے ہیں جن پر ظلم کیا جا رہا ہے وہ بھی دیکھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی دیکھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ خود بھی دیکھ رہا ہے۔﴿قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ﴾ ہلاک ہوئے اُخدود والے۔اس وقت تو وہ زندہ تھے دیکھ رہے تھے ظلم کر رہے تھے انجام کیا ہونا تھا۔﴿قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ﴾ یہ ان کا انجام ہے ان کی حالت دیکھیں ذرا اصحاب الٗاخدود کی یعنی اپنے زمانے کے کیسے بدترین لوگ تھے!

﴿النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ﴾(البروج:5) انہوں نے جب آگ کو جلایا اب یہ آگ جو ہے ان مومنوں کے جو جسم ہیں جب یہ جلیں گے خود ہی ایندھن بن گئے ہیں﴿النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ﴾ وقود بن گئے۔

﴿اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ﴾(البروج:6) وہ جو مومن جو اس آگ میں گئے تھے وہ بھی اور یہ لوگ جو باہر سے تماشہ دیکھ رہے ہیں بڑے عجیب سے لوگ ہیں مومنوں کو عذاب دے بھی رہے ہیں اور مزے سے دیکھ بھی رہے ہیں! اگرچہ ممکن نہیں ہے جب انسان کسی یعنی جانور کو بھی قتل کرتا ہے تو اس کی حالت کیسی ہوتی ہے اگر بکرے کو اللہ تعالیٰ کے لیے ذبح نہ کرنا ہوتا تو کبھی ہم ذبح نہ کرتے یعنی کسی کی جان لینا اور وہ بھی اس طریقے سے زندہ جلا کر سبحان اللہ مزے سے دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے پاس کتنی طاقت ہے اور ہم طاقت کا نفاذ کیسے کر رہے ہیں اور یہ جو ایمان کے دعویدار ہیں دیکھیں کون بچا سکتا ہے ان کو! اور دنیا کے کئی جابر کئی ظالم ایسا کرتے ہیں کئی کافر ایسا کرتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ مختار کل بن چکے ہیں اب ان جیسا کوئی بھی نہیں ہے اب جو وہ کرنا چاہتے ہیں وہ کر کے دکھاتے ہیں آپ سیاق وسباق دیکھیں﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ﴾۔

﴿وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ﴾(البروج:7) جو کچھ وہ کر رہے ہیں مومنوں کے ساتھ دھمکا رہے ہیں ڈرا رہے ہیں دھکے دے رہے ہیں آگ میں زندہ جلا رہے ہیں ظلم کر رہے ہیں ستم کر رہے ہیں کچھ بھی کر رہے ہیں وہ سب خود اس کا مشاہدہ بھی کر رہے ہیں مزے سے دیکھ بھی رہے ہیں۔

اچھا قصور کیا تھا ان مومنوں کا؟ ایک طرف سے جابر اور ظالم کافر کی کہانی ہے یہ جو ظلم اور جبر کر رہے ہیں اچھا جن کے اوپر ظلم کیا جا رہا ہے ان کا قصور کوئی ہے؟ اب دیکھیں قصور دیکھیں کیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ

﴿الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ﴾(البروج:8) ذراالفاظوں پر غور کریں﴿وَمَا نَقَمُوا﴾، ﴿نَقَمُوا﴾یعنی بدلہ نہیں لیا۔ نقما اور انتقما ملتے جلتے الفاظ ہیں معنی ایک ہی ہے۔﴿وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ﴾(ان جابر کافر لوگوں نے ظالموں نے ان سے بدلہ نہیں لیا اِلّا یہ کہ وہ ایمان لے کر آئے اللہ تعالیٰ پر)۔ تو بدلہ انسان (انتقام) اس سے لیتا ہے جو قصوروار ہو عام طور پر ۔انسان انتقام کب لیتا ہے ؟ آپ پر کوئی غلطی کرتا ہے آپ پر کوئی ظلم کرتا ہے کوئی آپ کو مصیبت میں ڈالتا ہے تکلیف پہنچاتا ہے پھر آپ انتقام لیتے ہیں ناں۔ ان ظالموں نے کافروں نے کس چیز کا انتقام لیا ان مومنوں سے ان کا جرم کیا تھا؟ جس کو وہ جرم سمجھ رہے ہیں حقیقتاً جرم تو نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے کس انداز میں بیان فرمایا ہے﴿وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ﴾۔ اچھا العزیز الحکیم نہیں ہے العزیز الحمید اکثر دیکھتے ہیں العزیز الحکیم ہے یہاں پر العزیز الحمید ہے الحکیم نہیں ہے سبحان اللہ۔ اس کی وجہ ہے"العزیز" غالب ہے غلبے والا ہے طاقت والا ہے اور العزیز کے ساتھ الحمید بھی ہے الحمید اُس کی حمد و ثناء کی جاتی ہے یعنی جابر ظلم مومنوں کو زندہ جلا دیں اللہ تعالیٰ کی پھر بھی حمد و ثناء ہو گی ؟ جی ہاں ! پھر بھی حمد و ثناء ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو روکا نہیں ہے اس ظلم و ستم سے پھر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ہو گی۔

الحمید کے دو مفہوم ہیں محمود اور حامد، محمود جس کی بہت زیادہ حمد ثناء کی جاتی ہے یہ تو ہم جانتے ہیں حامد جو حمد کرنے والا ہے خود اللہ تعالیٰ ان مومنوں کی تعریفیں کر رہا ہے۔ نہیں ! دیکھو مر سب نے جانا ہے کوئی ایکسیڈنٹ میں مر جاتا ہے کوئی کیسے مر جاتا ہے سب نے مر جانا ہے ناں اب ان کی موت کو دیکھیں ربّ ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ لوح محفوظ میں جیسے آپ آخری جو لفظ ہے آیت کا جو آخری آیت ہے اس عظیم سورۃ کی﴿فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ﴾لوح محفوظ میں محفوظ ہے ان کا قصہ قرآن مجید میں اس قصے کو تلاوت کیا جائے گا تا قیامت یہ حمد ہے ان لوگوں کی یا نہیں؟ آپ کی جب کوئی تعریف آپ سے بڑا بندہ کرتا ہے ناں تو آپ کی شان میں اور اضافہ ہو جاتا ہے آپ کی عزت افزائی اور حوصلہ اور بلند ہوتا ہے جب اس سے بڑھ کر کوئی کرتا ہے مزید جب اس سے بڑھ کر کوئی کرتا ہے جب ربّ ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ خود تعریف کرتا ہے تب کیا حال ہے سبحان اللہ۔

﴿الْعَزِيزِ﴾وہ عزیز تو ہے وہ غالب تو ہے وہ کن فیکون سے وہ ان کافروں کو مٹا بھی سکتا تھا لیکن وہ تمہارے میرے درجے بلند کرنا چاہتا تھا تمہیں عزت دینا چاہتا تھا۔ کیا موت کے بعد ؟ ! جی ہاں ! اصل عزت یہی تو ہے۔ یعنی ان کا ایمان تو دیکھیں آگ سامنے ہے اور آگ سے جل کر بد ترین موت ہوتی ہے یعنی سخت ترین موت سمجھی جاتی ہے دردناک موت سمجھی جاتی ہے۔ آگ کے گڑھے سامنے ہیں اور ایک کو دھکا دیا دوسرے کو دیا دسویں کو دیا سینکڑوں لوگوں کو ایک دوسرے کے سامنے واللہ ! ایک شخص بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ اس سے بڑھ کر کوئی تعریف ہو گی ! سبحان اللہ۔

العزیز کے ساتھ الحمید ہے تو حمد و ثناء کے اللہ تعالیٰ لائق ہے کہ نہیں؟ جب اپنے پیاروں کو اللہ تعالیٰ تعریف بیان فرمارہا ہے آگے اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ان کو کیا عطا فرمایا ہے وہ الگ ہے۔ دنیا میں ثابت قدمی کس نے دی ہے؟ واللہ! اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر ثابت قدمی نہ ہو توفیق نہ ہو تو کوئی انسان ثابت قدم ہو نہیں سکتا موت کے سامنے تکلیف کے سامنے آج تھوڑی تکلیف کون برداشت کرتا ہے! اللہ کے راستے میں اللہ کے لیے راستے میں اگر کانٹے پڑے ہوں اور بغیر جوتوں کے چلنا ہو کتنا مشکل ہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں طلب علم کے لیے آپ دیکھ لیں ہماری حالت کو دیکھ لیں طالب علم کے لیے کیا راستوں میں کوئی پتھر پڑے ہیں یا کوئی کانٹے پڑے ہیں کتنے لوگ طلب علم سے دور ہیں کتنے پیچھے ہیں! سبحان اللہ۔

یہ العزیز الحمید جو ہے چند اور صفات ﴿الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ﴾(البروج:9) (یہ وہ ربّ عظیم ہے جل شانہ جس کی بادشاہت آسمانوں میں اور زمین میں ہے)۔ جس بادشاہ نے حکم دیا ہے اس کی بادشاہت کیا ہے؟ زمین کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا اور یہ چھوٹا سا لشکر اس کا جس کو اس نے حکم دیا یہ اس کی حیثیت ہے! سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیں ﴿الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ﴾ اچھا ﴿وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ﴾ پریشان نہ ہوں اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھنے والا ہے اور خوب باخبر ہے۔

جو سر عام لوگوں کو زندہ جلا رہے ہیں اللہ تعالیٰ اُن سے بھی خوب باخبر ہے جو چھوٹے سے قید خانے میں کسی مومن کو تکلیف پہنچا رہے ہیں قتل کر رہے ہیں جلا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بھی خوب باخبر ہے۔ صرف زمین کی نہیں صرف دنیا کے آسمان کی نہیں سارے کے سارے آسمانوں کی بادشاہت جس میں فرشتے بھی ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوقات شامل ہیں سب سے بڑا بادشاہ بھی اس میں شامل ہے سب سے بڑا ظالم اور جابر بھی اس میں شامل ہے سب کا بادشاہ کون ہے؟ ﴿الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ﴾ اللہ تعالیٰ خود گواہ ہے کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں ہے مخفی نہیں ہے آنکھوں کی خیانت اور سینے کے اندر چھپے ہوئے راز کو بھی اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

اب دیکھیں اگلی آیت میں بڑے پیارے ایک نہیں چار بڑے اہم پیغام سن لیں ہیں:

﴿ اِنَّ الَّذِیۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ﴾(البروج:10) (بے شک جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیفیں دیں ﴿فَتَنُوۡا﴾) ﴿فَتَنُوۡا﴾ یعنی آزمائش میں ڈالا ﴿فَتَنُوۡا﴾ یعنی قتل کیا زندہ جلایا سب ﴿فَتَنُوۡا﴾ میں ہے، مومن مرد اور مومن عورتیں۔ ﴿ثُمَّ لَمۡ یَتُوۡبُوۡا﴾ (پھر انہوں نے توبہ نہیں کی)۔ کس نے توبہ نہیں کی ان کافروں نے ان ظالموں نے ان

قاتلوں نے۔ پھر سے سنیں کہ بے شک جن لوگوں نے مومن مردوں کو اور مومن عورتوں کو تکلیفیں دیں۔ تکلیفیں دے چکے ہیں قتل کر چکے ہیں بے دردی سے زندہ جلا چکے ہیں ﴿ثُمَّ﴾ پھر اس ساری کاروائی کے بعد ﴿ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا﴾ پھر انہوں نے توبہ نہیں کی یعنی اگر توبہ کر لیتے تو اللہ اکبر! اگر توبہ کر لیتے تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔"امام حسن بصری رحمہ اللہ بڑی پیاری بات فرماتے ہیں، فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی بر باری کو دیکھ لیں حلم دیکھ لیں اللہ تعالیٰ کا اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو زندہ جلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی طرف بلاتا ہے"۔

اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو زندہ جلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کرم دیکھیں اس حلیم کے کرم کو دیکھیں اس سے بڑا کوئی کرم کرنے والا ہو گا اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو زندہ جلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پھر بھی انہیں کو توبہ کی طرف بلاتا ہے کہ ابھی وقت ہے توبہ کر لو سانسیں جاری ہیں ناں توبہ کر لو میں تمہارے پچھلے گناہ مٹا دوں گا معاف کر دوں گا میں۔ جس نے زندہ جلایا ہے یہ اُن کے لیے بھی ہے جس نے سو قتل کیے تھے یہ اس کے لیے بھی تھا جو قتل سے کم گناہ کرتے ہیں یہ ان کے لیے بھی ہے یہ ہم سب کے لیے ہے گناہ تو ہم سے ہو جاتے ہیں اور شیطان کے بہکاوے میں سے ایک بہت بڑا دھوکا اور بہکاوا یہ ہوتا ہے کہ جب ایک متقی و پرہیز گار اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا شخص کوئی گناہ کر لیتا ہے گناہ اس سے ہو جاتا ہے تو ڈپریشن کا شکار بعض لوگ ہو جاتے ہیں کہ ہائے! ہم مارے گئے اب ہم ٹھیک نہیں ہو سکتے ارے! بس دل تنگ ہو گیا ہے دنیا تنگ ہو گئی ہے یہاں تک کہ بعض لوگ مسجد تک نہیں جاتے پڑے ہوئے ہیں۔ کیا ہو گیا؟! ایک شخص نے فون کیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب بہت پریشان ہوں! کیا ہوا؟ کہتا ہے یار مجھ سے گناہ ہو گیا ہے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے گناہ ہو گیا ہے تو توبہ کر لو کہتا ہے۔ کہتا ہے وہ تو کر لی ہے۔ میں نے کہا پھر کیا پریشانی ہے؟ کہتا ہے پتہ نہیں اللہ قبول کرے گا کہ نہیں کرے گا پتہ نہیں میں کیا کروں؟! میں نے کہا شیخ! تم نے کتنے قتل کیے ہیں؟ ذرا خاموش ہوا کہتا ہے جی! میں نے کہا آپ نے کتنے قتل کیے ہیں؟ کہتا ہے ایک بھی نہیں کیا آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں میں نے قتل نہیں کیا۔ میں نے کہا کہ مجھے پتہ ہے آپ نے قتل نہیں کیا میں ویسے پوچھ رہا ہوں قتل کتنے کیے ہیں آپ نے؟ کہتا ہے نہیں کیا میں نے کوئی قتل۔ میں نے کہا اگر کوئی شخص سو قتل کر لے اور وہ توبہ کر لے اللہ تعالیٰ قبول کرے گا؟ کہتا ہے پتہ نہیں۔ میں نے کہا صحیح بخاری پڑھ لو ایک شخص نے سو قتل کیے تھے اور پھر اس نے توبہ کی اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا۔ کہتا ہے ہاں! میں نے کہا جی ہاں! بالکل صحیح بخاری میں ہے۔ پھر جا کر اُسے تسلی ہوئی الحمد للہ۔

یہاں پر آپ دیکھیں کہ سو قتل کی بات نہیں ہو رہی اور سو لوگوں کے قاتل نے پتہ نہیں اس نے اچھے کو بُرے کو کس کو قتل کیا اللہ اعلم لیکن یہاں پر تو پوری قوم ہے مومن بستی ہے مرد ہیں عورتیں ہیں بچے ہیں سب کو زندہ جلا دیا ہے اس کے باوجود بھی اللہ

تعالیٰ فرماتے ہیں﴿ثُمَّ لَمۡ يَتُوبُوا﴾،﴿فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ﴾بعد میں ہے توبہ ابھی ہے بیچ میں ابھی توبہ کا وقت ہے جہنم کا عذاب بعد میں ہے﴿ثُمَّ لَمۡ يَتُوبُوا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِيقِ﴾تاکید ہے ہر وہ شخص جو مومنوں پر ظلم و ستم کر رہا ہے ہر وہ شخص جو نافرمانی پر اترا ہوا ہے شرک، بدعات، خرافات، سود خوری، حرام خوری، ظلم و ستم، قتل، جتنے بھی گناہ کر رہا ہے سن لے﴿ثُمَّ لَمۡ يَتُوبُوا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ﴾ جہنم کا عذاب ہے اور کتنا سخت عذاب ہے﴿وَلَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِيقِ﴾ جہنم کی آگ ہے اور جلانے والی آگ ہے۔ لفظ ایک نہیں لفظ مختلف ہیں تاکید کے ساتھ اور معنی ہے جلانے والی آگ۔

دنیا میں اللہ تعالیٰ آزماتا ہے اپنے پیاروں کو اور العزیز الحمید، الحمید میں اور﴿فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِينَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ﴾میں کافروں نے توبہ نہیں کی ان کو تو اس کی سزا ملی جیسے کہ اللہ تعالیٰ آگے بیان فرمائیں گے اب مومنوں کو آخرت میں کیا ملا ہے وہ تو بعد میں بتاتا ہوں میں ابھی اگلی آیت ہے دنیا میں کیا ملا ہے ان کو؟ جب بھی کسی مومن کو ستایا جاتا ہے پریشان کیا جاتا ہے تکلیفوں میں مبتلا کیا جاتا ہے یا قتل کیا جاتا ہے تو چار چیزیں اللہ تعالیٰ کی حکمت بھی ہے چار چیزیں موجود ہوتی ہیں۔ آپ دیکھ لیں جو کچھ آج سیریا میں ہو رہا ہے جو شام میں ہو رہا ہے جو کشمیر میں ہو رہا ہے جو عراق میں فلسطین میں دنیا کے کسی حصے میں بھی برما میں ہو رہا ہے جہاں پر بھی مومنوں کو ستایا جا رہا ہے تو یہ چار چیزیں یاد رکھیں:

1۔ مومنوں کے لیے گناہوں کا کفارہ ہے۔

2۔ان کے لیے بلندی درجات ہیں﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ﴾۔

3۔دوسرے مومنوں کے لیے عبرت ہے کہ ان کو آزمایا ہے ان مصیبتوں سے وہ صبر کر رہے ہیں تمہیں نہیں آزمایا ان مصیبتوں سے تمہیں شکر کرنا چاہیے اور مزید اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنی چاہیے﴿اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكۡرًا﴾(سبا:13)۔

4۔ان ظالم، کافر، فاسق، فاجر لوگوں کے لیے استدراج ہے ڈھیل ہے وہ ظلم و ستم کرتے رہے اللہ تعالیٰ انہیں ایسے پکڑے گا اور وہاں سے پکڑے گا اور وہاں سے عذاب دے گا جہاں پر یہ سوچ بھی نہیں سکتے مثالیں آئیں گی آگے۔

تو یہ چار چیزیں ہیں ظالم جب ظلم کرتا ہے بعض لوگ پریشان ہو جاتے ہیں یار! یہ کیا ہے ظالم ظلم کر رہے ہیں ہم کچھ کر نہیں پا رہے اللہ تعالیٰ بھی دعائیں نہیں سنتا ہماری مومنوں کو روزانہ آئے دن کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا ہم دیکھتے ہیں اب ہم سے رہا نہیں جاتا! نعوذ باللہ کوئی خودکشی کی بات کرتا ہے کوئی جہاد کے نام پر دہشت گردی کی بات کرتا ہے کوئی خودکش حملے کی بات کرتا ہے! إنا لله و إنا إليه راجعون

یہ بے صبری ہے صبر کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہے۔ واللہ! آپ کے دل میں جو درد ہے آپ کے دل میں جو محبت ہے مومنوں کے لیے اللہ تعالیٰ کو یہ مومن آپ سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ آپ کے دل میں رحم آرہا ہے کہ یہ بھی بے چارے لوگ ہیں ترس آتا ہے کیا ارحم الراحمین سے بھی زیادہ رحم کرنے والے ہو تم؟! سبحان اللہ، لیکن اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے راز ہے۔ سبحان اللہ۔

دنیا میں یہ تھا آخرت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے اگلی آیت میں ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ﴾(البروج:11)(بے شک جو لوگ ایمان لائے)۔ ایمان سب سے پہلے ہے کیونکہ جب کوئی مصیبت آتی ہے ایک سرزمین پر اس میں مومن بھی ہوتے ہیں کافر بھی ہوتے ہیں فاسق بھی ہوتے ہیں فاجر بھی ہوتے ہیں مختلف لوگ ہوتے ہیں کامیابی کس کے لیے ہے؟ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾۔ ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ "بما يجب الإيمان به" شیخ عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کی بات ہمیشہ یاد رکھیں شیخ عثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب یہ دیکھو قرآن مجید میں ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾(اے ایمان والو!) ایمان والے کون ہیں؟ وہ لوگ جو اس چیز پر ایمان لائے جس پر ایمان لانا واجب ہے۔ کس چیز پر ایمان لانا واجب ہے؟ ارکان ایمان "الإِيمَانُ بِاللَّهِ وَمَلاَئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ" یہ چھ ارکان ہیں ایمان کے۔

﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ یعنی عقیدہ سب سے پہلے ہے ایمانیات سب سے پہلے ہیں ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ اور یہ بغیر علم کے ممکن نہیں ہے ﴿وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ اور عمل صالح بھی کرتے رہے ہیں۔ عمل صالح کون سا ہوتا ہے؟ جس کی دو شرطیں ہوں الاخلاص والاتباع۔

پچھلے درس میں دو حدیثیں میں نے بیان کی تھیں ایک اخلاص کے لیے ایک اتباع کے لیے دونوں ملتی جلتی روایات ہیں دونوں صحیح مسلم کی روایات ہیں کون بتائے گا؟ اخلاص کی حدیث اور اتباع کی حدیث نوٹ کر لیں میں دوبارہ سے بتا دیتا ہوں یہ یاد ہونی چاہیئں۔ اخلاص کی دلیل، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي، تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ"۔ "أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ" (میں شرک کرنے والوں سے بے پرواہ ہوں) "مَنْ عَمِلَ عَمَلًا" (جس نے کوئی بھی عمل کیا) "أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي" (اور اس عمل میں میرے ساتھ کسی اور کو شرک ٹھہرایا) "تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ" (میں نے اسے اس کے شرک کے ساتھ چھوڑ دیا ہے (یعنی اس کا یہ عمل اکارت ہو گیا ہے))۔ کیوں؟ کیونکہ اس میں اخلاص نہیں ہے "تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ"۔ صحیح مسلم۔

اوراتباع کی دلیل تو معروف ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں''مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنا فَهُوَ رَدٌّ''۔

اگر حدیث آپ کو پہلے والی مشکل لگ رہی ہے تو آپ حدیث کا آخری حصہ یاد کرلیں''مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي، تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ''۔دوسری حدیث''مَنْ عَمِلَ''ابتداء دونوں کی ایک ہے''مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي، تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ'' یہ اخلاص کی دلیل ہے۔کتاب میں صفحہ نمبر 134 میں موجود ہے پریشان نہ ہوں کتاب میں دونوں موجود ہیں۔''مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي، تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ''اخلاص کی دلیل ہے صحیح مسلم کی روایت میں اوراتباع کی دلیل''مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنا فَهُوَ رَدٌّ''۔دیکھیں شروع کے ملتے جلتے الفاظ ہیں آخری الفاظوں میں ایک میں اخلاص ہے دوسری میں اتباع ہے۔ سبحان اللہ۔

﴿اٰمَنُوْا﴾ ارکان ایمان چھ ﴿وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ اخلاص اوراتباع۔

کیا ہے ان کے لیے؟ یہ دنیا میں ہوتا رہا ﴿اٰمَنُوْا﴾''في الدنيا''﴿وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾''في الدنيا''دنیا میں۔

آخرت میں کیا ملے گا؟ ﴿لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ جنتیں ہیں۔دنیا میں سکون اوراطمینان تھا الحمد للہ،ایمان جس کے دل میں ہوتا ہے اس کے دل میں سکون اور اطمینان لازمی ہوتا ہے۔ایمان اور عمل صالح ہو تو انسان پر سکون زندگی گزارتا ہے الحمد للہ اسے دنیا کی پرواہ نہیں ہوتی زیادہ کھانے کو مل گیا تو کھالیا نہیں ملا تو روزہ رکھ لیا تو ہر حال میں خوشحال ہوتا ہے، سبحان اللہ۔آخرت میں دیکھیں ﴿لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ﴾ باغات ہیں جن کے تلے نہریں جاری ہیں ﴿ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ﴾ یہ بڑی کامیابی ہے۔

دنیا میں سکون اوراطمینان واللہ! دنیا کے اکثر بادشاہ بھی اس بڑی عظیم نعمت سے محروم ہیں دنیا میں۔کون سی نعمت؟ سکون اور اطمینان کی،دل کی خوشی کی۔پتہ ہے انسان نافرمانی کیوں کرتا ہے؟ خوش ہونے کے لیے کرتا ہے ناں۔آنکھوں سے نافرمانی دیکھتا ہے آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے کے لیے۔اصل مصیبت آنکھوں میں نہیں ہے مصیبت کہاں ہے؟ تنگ دل ہے ناں اصل میں تو کبھی آنکھوں کے ذریعے وہ گناہ کرلیتا ہے دل اور تنگ ہو جاتا ہے آنکھیں تھوڑی دیر کے لیے مست ہو جاتی ہیں پھر اس کے بعد دل اور تنگ ہو جاتا ہے،کانوں سے کوئی حرام سن لیتا ہے وقتی طور پر دل پھر تنگ ہو جاتا ہے،ہاتھوں سے پاؤں سے ظلم کرلیتا ہے حرام کر لیتا ہے۔کیونکہ اس نے طریقہ علاج کا غلط اپنایا ہوا ہے اصل طریقہ کیا ہے؟ جہاں پر مصیبت ہے جہاں پر تکلیف ہے اس کا علاج

کرے ناں۔تو دل میں کیوں بے سکونی ہے ؟ کیونکہ بے ایمانی ہے دل میں سکون ایمان سے آتا ہے﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾(الرعد:28)اللہ کے ذکر سے ایمان بڑھتا ہے ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

﴿ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ﴾ یہ تو مومن تھے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾(البروج:12) (بے شک تمہارے ربّ کی پکڑ بڑی سخت ہے)۔یہ سورۃ ابو جہل بھی سن رہا ہے ابو لہب بھی سن رہا ہے مشرکین عرب بھی سن رہے ہیں آج کے مشرکین بھی سن رہے ہیں تا قیامت سنتے رہیں گے﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾(تمہارے ربّ کی پکڑ بہت سخت ہے)۔

﴿اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ﴾(البروج:13)(بے شک وہی پہلے بار پیدا کرتا ہے اور وہی لوٹاتا ہے)۔ہم دنیا میں آئے ہیں اپنی مرضی سے آئے ہیں کیا خیال ہے ؟ ہم نے کب اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں انسان پیدا کرنا مسلمان گھرانے میں پیدا کرنا مانگا تھا کبھی کوئی جانتا ہے کس نے مانگا تھا ہم میں سے ؟ دنیا میں ہم انسان پیدا ہوئے ہیں محض اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اسی کی مرضی سے ہم آئے ہیں مریں گے اسی کی مرضی سے مریں گے دوبارہ زندہ ہوں گے اسی کی مرضی سے دوبارہ زندہ ہوں گے﴿اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ﴾ جیسا کے ابتداء میں ہم آئے ہیں اور کوئی شخص جھٹلا نہیں سکتا ہم وجود میں آئے ہیں۔ہم موجود ہیں کہ نہیں کوئی جھٹلا سکتا ہے ؟ واللہ ! ایسے ہی ہم دوبارہ زندہ ہوں کوئی اسے بھی نہیں جھٹلا سکے گا اس دن۔دیکھیں ناں آخرت پر ایمان کس طریقے سے دوبارہ یہ پیغام آیا ہے﴿اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ﴾۔

﴿وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ﴾(البراج:14)﴿الْغَفُوْرُ﴾(خوب مغفرت کرنے والا)﴿الْوَدُوْدُ﴾ (خوب محبت کرنے والا)۔ ابھی﴿بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾ تھا ابھی﴿الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ﴾ بھی ہے۔جب پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں ہے جب دشمنوں کو پکڑتا ہے تو چھوڑتا نہیں اور جب معاف کرنے کو آئے تو پھر کوئی روک نہیں سکتا۔اپنے پیاروں سے غلطی ہو جاتی ہے معافی مانگ لیتے ہیں مغفرت اللہ تعالیٰ کر دیتا ہے دشمن معافی مانگ لے اللہ مغفرت کر دے گا کیونکہ وہ الغفور ہے خوب مغفرت کرنے والا ہے خوب بخشش کرنے والا ہے سبحان اللہ اور الودود بھی ہے محبت کرنے والا ہے اپنے پیاروں سے محبت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی صفت ہے لوگوں سے محبت کرتا ہے بعض اوصاف سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے لوگوں سے جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی معروف حدیث میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ (یہ جھنڈا (جنگ خیبر کے موقع پر) میں اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور

رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُس سے محبت کرتے ہیں)۔اور پھر ہمیں اس کے آخر میں پتہ چلا کہ وہ کون ہیں سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

اچھاواجب ہو گیا تھاناں ساتھیوں کو میں نے دیا تھا؟اس حدیث سے اہل بدعت کا رد ہے مختلف جو باطل گروہ ہیں تقریباًسب کارد ہے تقریباًاگر وقت ملاآج توآج میں اس پر کچھ بات کروں گا ورنہ پھر اگلے درس میں ان شاءاللہ بتاؤں گا میں۔

اللہ تعالیٰ بعض صفات سے محبت کرتا ہے جیسا کہ﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾(التوبہ:4) ﴿يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾(البقرۃ:195) محسن احسان کرنے والوں سے متقی وپرہیز گار لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے،بعض جگہوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے پسند فرماتا ہے مکہ اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے محبوب ہے﴿وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ﴾۔

﴿ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ﴾(البروج:15) (عرش کا مالک بڑی بزرگی والا ہے)۔عرش کا ذکر یہاں پر آگیا ہے دنیا کے سب سے بڑے ظالم سب سے بڑے جابر سب سے بڑے طاقتور لوگ دیکھیں اُن کی کیا حیثیت ہے!زمین کے کسی خطے کے مالک ہیں وہ پوری زمین کو دیکھ لیں اور ایک چھوٹی سی زمین کو بھی دیکھ لیں جس کا یہ بادشاہ مالک ہے کوئی تناسب ہے؟پھر زمین کو دیکھ لیں اور سورج کو دیکھ لیں کوئی تناسب ہے؟پھر سورج کو دیکھ لیں اور السماء الدنیا کو دیکھ لیں کوئی تناسب ہے؟السماء الدنیا کو دیکھ لیں اور ساتوں آسمانوں کو دیکھ لیں تناسب ہے؟سارے آسمانوں کو دیکھ لیں اور عرش کو دیکھ لیں کوئی تناسب ہے؟﴿ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ﴾عرش کا ربّ ہے اگر تمہیں تھوڑی طاقت دی ہے کیا سمجھ بیٹھے ہو تمہاری حیثیت ہی کیا ہے وہ تو عرش مجید کا بھی ربّ ہے تو اللہ تعالیٰ کی مزید بڑائی بیان فرمائی اللہ تعالیٰ نے۔

﴿فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ﴾(البروج:16)(جو وہ چاہے کر ڈالنے والا ہے)۔کوئی روک نہیں سکتا دنیا کا واللہ!کوئی بادشاہ کوئی طاقت نہیں روک سکتی کیونکہ﴿فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ﴾ہے جس کا وہ ارادہ کرتا ہے وہ کر کے رہتا ہے۔پھر مثالیں دی ہیں اللہ تعالیٰ نے۔

﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ﴾(البروج:17)(اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات یا خبر پہنچی ہے؟﴿حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ﴾)۔

اللہ تعالیٰ کی بڑائی اللہ تعالیٰ کی طاقت اللہ تعالیٰ کی عظمت﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾ جنہوں نے مومنوں کو تکلیفیں دی اور توبہ نہیں کی کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو پکڑا ہے کہ نہیں پکڑا ہے؟جب ان کو پکڑا بھی ہے اور ان پر عذاب بھی اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے تو خبریں تو عام ہو چکی تھیں ناں۔قصص الانبیاء میں دیکھیں مشرکین عرب بھی جانتے تھے ابو جہل بھی جانتا تھا ابو لہب بھی جانتا

تھا کہ پچھلی قوموں میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام آئے تھے اور ان کی قوموں نے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے دشمنی مول لی تھی پھران پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا تھا ان چیزوں سے بہترین طریقے سے باخبر تھے پتہ تھا ان کو۔

اللہ تعالیٰ یہاں پر ﴿هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡجُنُوۡدِ﴾ جواب کیا ہے ؟ بے شک خبریں تو پہنچی ہیں سب جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی جانتے ہیں اور مشرکین عرب بھی جانتے ہیں سب جانتے ہیں کہ لشکروں کی خبر تو پہنچی ہے۔

لشکر تو بہت سارے تھے ناں ان میں سے صرف دو جو اپنی خاص خصوصیت رکھتے تھے دوسروں میں سے ﴿فِرۡعَوۡنَ وَثَمُوۡدَ﴾(البروج:18) فرعون اور ثمود کا خاص ذکر کیا ہے اس کی وجہ ہے فرعون ایک شخص کا نام ہے ثمود قوم کا نام ہے۔ قوم تو فرعون کی بھی تھی ناں۔ نہیں تھی! ثمود کا سردار بھی تھا کوئی۔ نہیں تھا! ثمود کے سردار کا نام نہیں ہے اور فرعون کی قوم کا نام نہیں ہے جانتے ہیں کیوں ؟ حکمت دیکھیں سبحان اللہ، ثمود کی قوم پوری قوم میں طاقت تھی یکساں طاقت تھی برابر کی طاقت تھی یہاں تک کہ پہاڑوں کو تراشا ہے، سردار نے نہیں تراشا، سب نے تراشا ہے سب کی طاقت تھی تو پوری قوم طاقتور تھی اس لیے ثمود پوری قوم کا ذکر ہے اور فرعون ایک طاقتور شخص تھا جو بادشاہ تھا اس کا الگ سے ذکر ہے یعنی آپ کی طاقت انفرادی ہو یا اجتماعی ہو اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

﴿هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡجُنُوۡدِ ۝١٧ فِرۡعَوۡنَ وَثَمُوۡدَ﴾ فرعون جیسا کوئی بھی طاقتور ہو اپنے زمانے کا سب سے بڑا طاقتور تھا عجب بات دیکھیں اپنے زمانے کا سب سے بڑا طاقتور سب سے بڑا کافر اور جابر اور ظالم انسان موت کیسے ہوئی کسی نے پتھر مارا؟ کسی نے تیر چلایا؟ سبحان اللہ۔ جس زمین پر وہ فخر کرتا تھا اور کہتا تھا دیکھو یہ میرا محل ہے اور اس کے تلے نہریں جاری ہیں اللہ تعالیٰ نے اسی پانی میں اسے زندہ غرق کر دیا۔ اگرچہ بنی اسرائیل جب ہجرت کر کے جا رہے تھے مصر سے نکل رہے تھے فلسطین کی طرف کتنی تھی پتہ ہے تعداد؟ چھ لاکھ کی تعداد تھی اگر چھ لاکھ بندہ ایک ایک پتھر اٹھا کر مار دیتا چھ لاکھ پتھر کیسے جا کر پہنچتے! ایک ایک پتھر دوسرا پتھر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں تھا کہ تم نے ہاتھ اٹھانا ہے اللہ تعالیٰ چاہے تو کافر کو اپنے کسی بھی فوجی یعنی اللہ تعالیٰ کی فوج میں آندھی طوفان بھی فوج ہے جیسا کہ جنگ احزاب میں ہوا یہ پانی بھی اللہ تعالیٰ کی فوج میں سے ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے چلتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے رکتا ہے۔ سبحان اللہ، تو ایک پتھر کسی بنی اسرائیل نے نہیں پھینکا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کا حکم تھا نہ اجازت تھی اور سارا کا سارا جو لشکر تھا وہ غرق ہو گیا یہ اپنے زمانے کا سب سے بڑا طاقتور کافر، جابر اور ظالم انسان غرق ہو گیا۔

﴿وَ ثَمُوْدَ﴾ ثمود کی قوم کو دیکھ لیں طاقتور تھے ان کو ناز تھا اپنی طاقت پر۔ دیکھیں پہاڑوں میں جب ہم سرنگ بناتے ہیں چھوٹی سی کتنی مشینری ہوتی ہے

آج کل ٹیکنالوجی اور پتہ نہیں کتنی طاقت ہوتی ہے کتنی لیبر ہوتی ہے کتنا پیسہ خرچ ہوتا ہے لیکن وہ آرام سے سے مزے سے یعنی ان کی ہابی کیا تھی یوں سمجھ لیں آپ آج کل ہم وڈیو گیمز کھیلتے ہیں ناں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یار موڈ ذرا ٹھیک نہیں ہے۔ موڈ ٹھیک کرنے کے لیے کیا کرتے ہیں؟ کوئی وڈیو گیم کھیل لیتا ہے کوئی فٹبال کھیل لیتا ہے۔ پتہ ہے وہ کیسے وقت ضائع کرتے تھے اپنا یعنی مزا کہاں اس کو ملتا تھا؟ پہاڑوں کو تراشنے میں وہ مزے لوٹتے تھے Pass time اور وہ Pass time تھا اپنے گھر نہیں تھے ان کے وہ صرف Pass time کرنے کے لیے پتھروں کو تراشنا صرف عام پتھر نہیں تھے پہاڑوں کو تراشنا! ابھی بھی تصویریں آپ دیکھتے ہیں مدائن صالح میں آپ دیکھتے ہیں واللہ! ایسے عجیب خوبصورت محل پورے پہاڑ کو تراشا ہوا ہے یعنی آج کل کی جو مشینری ہے اگر مل کر بھی کرے تو شاید اس طریقے سے ڈیزائن مشکل ہو جائے ان کے لیے اور پتہ نہیں کتنی مشینری یعنی ٹوٹ پھوٹ جائے گی اور کتنی اس کے لیے لیبر اور طاقت درکار ہوگی۔ سبحان اللہ۔

طاقت پر ناز تھا فنا ہو گئے ختم ہو گئے ایک عذاب اللہ تعالیٰ کا نازل ہوا اور کچھ باقی نہ رہا ایک چیخ! سبحان اللہ۔ کہاں گئی طاقت بازوؤں کی طاقت کہاں گئی؟! کچھ بھی نہیں ﴿فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ﴾۔

یہ اُن کے لیے خاص تھا اب ہر جھٹلانے والا جو بھی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلاتا ہے اگلا پیغام اس کے لیے ہے۔

﴿بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ﴾ (البروج:19) (بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں)۔ ﴿فِيْ تَكْذِيْبٍ﴾ جھٹلانے میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ﴿فِيْ﴾ ظرفیہ ہے تکذیب یعنی ہر طرف سے وہ جھوٹ میں ڈوبے ہوئے ہیں جھٹلانے میں یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کو قبول نہیں کرنا کسی پیغام کو قبول نہیں کرنا۔

﴿وَّ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ مُّحِيْطٌ﴾ (البروج:20) (اور اللہ تعالیٰ انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے)۔ وہ تکذیب میں گھرے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر طرف سے گھیرا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے کہاں جا سکتے ہیں۔ ٹھیک ہے ابھی جھٹلا رہے ہو زندگی میں جھٹلا رہے ہو اگرچہ نبی کی تعلیمات علیہ الصلاۃ والسلام میں کس کی بھلائی ہے نبی کی اپنی بھلائی ہے؟ ان ہی لوگوں کے لیے ہے۔ یعنی مردار جانور نہ کھاؤ حلال جانور کھاؤ اسے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کر کے کھاؤ کس کا فائدہ ہے؟ سبحان اللہ، زناکاری نہ

کرو بدکاری نہ کرو سود نہ کھاؤ، شرک نہ کرو بدعات نہ کرو کس کا فائدہ ہے ؟﴿وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ﴾ نہیں اگر ان تعلیمات کو قبول کرتے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہر طرف سے گھیرا ہوا ہے۔

جن کو جھٹلاتے ہو وہ ہے کیا چیز ؟﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ﴾(البروج:21) (بلکہ یہ قرآن بڑی بزرگی والا ہے)۔قرآن بزرگی والا ہے بڑی بزرگی والا ہے جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اس کا حق ادا کرتا ہے اس کو صحیح سمجھتا ہے اس پر عمل بھی کرتا ہے وہ بھی بزرگی والا ہے وہ بھی عزت والا ہے وہ بھی شان والا ہے کیونکہ جو بھی قرآن مجید سے جڑ جاتا ہے ناں جیسا کہ جڑنے کا حق ہے اتباع کرتا ہے جیسا کہ اتباع کرنے کا حق ہے واللہ !اس کی شان بھی بلند ہو جاتی ہے﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ﴾۔

﴿فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ﴾(البروج:22)(لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے)۔لوح محفوظ ہے یہ لوح ہے اور بڑا تخت ہے تختی ہے بہت بڑی جس میں تقدیر بھی لکھی ہوئی ہے اور سب کچھ لکھا ہوا ہے تا قیامت جو کچھ ہونے والا ہے قرآن مجید بھی لوح محفوظ کے اندر درج ہے موجود ہے محفوظ ہے ہر چیز سے محفوظ ہے تبدیلی سے محفوظ ہے کسی کی بھی پہنچ سے محفوظ ہے کسی مخلوق کی پہنچ ممکن ہی نہیں ہے۔

اور بعض جاہل لوگ کہتے ہیں بعض لوگوں کا عقیدہ دیکھیں ایک بزرگ کہتا ہے کہ ''رشید احمد گنگوہی کے قلم میں عرش کے پرے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں''۔یہ دیوبندیت کا عقیدہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے بزرگ ہیں جن کا قلم عرش سے پرے چلتا ہے۔یعنی عرش سے پرے کیا مطلب ہے ؟!لوح محفوظ میں تبدیلی ہوتی ہے ''عرش سے پرے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں''۔

اچھا اُن کا قلم تو چل رہا ہے اب یہ جناب جو چھوٹے بزرگ ہیں اس نے بھی دیکھ لیا ہے اس کا بھی excess ہے اس کو بھی پتہ ہے کہ کس کا قلم چلا رہا ہے اور کیا چل رہا ہے !!چلو وہ تو بہت بڑا بزرگ تھا وہ تو پیر تھا سب کا اس کا تو چل رہا ہے اب اس کو بھی دیکھیں یعنی اس کی بھی رسائی ہے کہ نہیں عرش سے اوپر تک لوح محفوظ تک رسائی ہے کہ نہیں ہے ؟!اور یہ عقیدہ صرف بریلویوں کا عقیدہ نہیں ہے ان کا تو میں پہلے بھی قصہ بیان کر چکا ہوں احمد رضا خان بریلوی کا کہ ایک عورت آئی اور یہ عجیب سی بات ہے چار فرقے ہیں ناں صوفیوں کے جو چار طریقے ہیں سہروردی طریقہ جانتے ہیں کہ اس کا کون ہے سربراہ؟

شہاب الدین سہروردی۔ان کے قصے کے بارے میں کہتے ہیں کہ جب پیدا ہوئے تو لڑکی پیدا ہوئی ان کی ماں کو وہ پریشان ہوئی غوث پاک کے پاس جاتی ہیں۔غوث کس کو کہتے ہیں؟عبد القادر جیلانی کو رحمۃ اللہ الواسعۃ واللہ !ان سب سے بری ہیں۔ان کے پاس جاتی ہیں وہ خود گھر میں نہیں ہوتے ان کے والد گھر میں ہوتے ہیں تو ان کے والد پوچھتے ہیں خیریت تو ہے ؟ کہتی ہیں مجھے غوث سے ملنا تھا وہ تو ہیں نہیں۔کہتے ہیں مجھے بتاؤ کیا مسئلہ ہے ؟ کہتی ہیں میری بیٹی پیدا ہوئی ہے (اچھا pregnant تھیں جب

وہ آئی تھیں) تو میں پوچھنے آئی ہوں کہ مجھے لڑکا چاہیے غوث کے پاس آئی ہوں۔ کہتے ہیں وہ گھر میں تو نہیں ہیں تو باپ کہتا ہے غوث کا باپ اب کہہ رہا ہے کہ میں دیکھتا ہوں۔ کہتے ہیں مراقبہ کیا اور تھوڑی دیر کے بعد کہتا ہے کہ آپ کی قسمت میں لڑکی ہے لڑکا نہیں ہے۔ بے چاری رونے لگ گئیں کہ مجھے تو لڑکا چاہیے تھا۔

(اب غوث کے باپ نے بھی لوح محفوظ تک دیکھ لیا ہے کہ لوح محفوظ میں لڑکی ہے لڑکا نہیں ہے)۔ تو گھر سے نکل کر جا رہی تھیں واپس تو عبد القادر جیلانی جو ہیں رحمہ اللہ وہ پہنچ گئے (ان کی زبان میں غوث میں ان کی زبان استعمال کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ معاف فرمانا) تو غوث آ گئے وہ کہتے ہیں بھئی کیوں رو رہی ہو تم؟ کہتی ہیں میں ابھی آپ کے پاس آئی تھی تو آپ کے والد نے کہا کہ لڑکی ہو گی تو میں پریشان ہوں۔ کہتے ہیں "جا تیرے ہاں لڑکا ہو گا"۔

اس نے کہنا تھا وہ تو خوش ہو کر فوراً اس کا رونا ہنسی میں بدل گیا اور وہ خوشی خوشی گھر چلی گئیں اس یقین کے ساتھ کہ اب لڑکا ہی ہو گا جب بچہ پیدا ہوا دیکھا تو لڑکی تھی۔ نو مہینے بے چاری اس امید میں تھی کہ لڑکا ہو گا وہ پیدا لڑکی ہوئی۔ کہتے ہیں جلدی سے لڑکی کو اٹھایا اور دوبارہ چلی گئیں غوث پاک کے گھر وہاں گئیں روتی ہوئی کہ آپ کہیں لڑکا پیدا ہوا اور وہ لڑکی ہو! تو کہتے ہیں دکھائیں تو صحیح۔ تو بچی کو آ گئے کیا کپڑا ہٹایا دیکھا تو لڑکی تھی کہتے ہیں اپنی صرف نظر سے (ہاتھ بھی نہیں پھیرا کچھ بھی نہیں) صرف نظر سے دیکھا، دیکھا اب دوبارہ، دیکھا تو لڑکا تھا اور اس کی جو جنس ہے وہ بدل گئی اور جیسے انہوں نے کہا تھا کہ لڑکی نہیں لڑکا پیدا ہو گا لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ سبحان اللہ۔

لوح محفوظ میں صرف جھانکنا نہیں ہے لوح محفوظ تک صرف رسائی نہیں ہے لوح محفوظ میں تبدیلی بھی کرنی ہے اور عملاً بھی کر کے دکھانا ہے جب کہ تبدیلی نہیں تھی اس کو بعد میں بھی تبدیل کر دیا ہے!! إنا لله و إنا إليه راجعون۔ یہ لوگوں کے عقائد ہیں غلط کسی پر تہمت نہیں لگائی یہ لوگوں کا دین ہے اکثر جاہل لوگ بے چاروں کو قصے کہانیاں سنا دیتے ہیں اور وہ خوش ہو جاتے ہیں کہ دیکھیں یہ ہمارے بزرگ ہیں کتنے کامل بزرگ ہیں کہ لڑکی کو لڑکے میں بدل دیتے ہیں لڑکے کو لڑکی میں بدل دیتے ہیں یہ طاقت رکھتے ہیں۔

ایک ہی ذات ہے پوری کائنات میں جو اولاد پیدا کرتی ہے جو اولاد دیتی ہے جو لڑکی کو لڑکے میں بدل سکتی ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے جسے چاہیے لڑکے دے دے جسے چاہے لڑکیاں دے دے جسے چاہے دونوں دے دے اور جسے چاہے کچھ نہ دے اسی کی مرضی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے بھی پیارے ہیں بزرگ ہیں اولیاء ہیں جن کو اللہ تعالیٰ یہ طاقت دے دے گا!! إنا لله و إنا إليه راجعون

الغرض﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿٢١﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ﴾ لوح محفوظ ہے محفوظ اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ محفوظ ہے۔واللہ اعلم۔

"سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ"

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (085: سورۃ البروج کی مختصر تفسیر) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio